Date ....

سوال:- پاکستان میں احتساب کے نظام کو تعلیمات نبوی کی روشنی میں کیسے مثالی بنایا جاسکتا ہے؟ وضاحت کریں؟

تعارف

احتساب کسی بھی معاشرے کی ایک اہم رکن ہوتی ہے اور اس کا حصول مختلف طریقوں کو قائم کرکے کیا جاتا ہے۔ آپؐ نے جب ریاست مدینہ کی بنیاد رکھی تو آپؐ نے واضح بتایا تھا کہ آخری فیصلہ ان کا ہوگا جس کا مقصد یہی احتساب کرکے معاشرے میں مثال قائم کرنا تھی۔ پاکستان کا احتساب کا نظام چونکہ مغربی اور اسلامی اصولوں کو ملا کر بنایا گیا ہے اگر اسلام کے جدید اصولوں کی بنیاد بنا کر لاگو کیا جائے تو احتساب کے نظام کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ جن میں سے چند اصول یہ ہیں کہ شفافیت اور دیانت داری، حکمران کا احتساب اور قانون کی بالادستی کو قائم کرنا ہے۔

"احتساب معاشرے میں امن قائم کرنے کے لیے ایک رکن ہے"

(سیسرو)

احتساب کے لغوی اور اصطلاحی معنی

احتساب کا لفظ حسب سے نکلا ہے جس کا مطلب ابن منظور کے مطابق "جزا" یا "کسب معاش" کے ہیں اور اس کے لغوی معنی "نیکی کا حکم دینے اور برائی سے

Date

روکتی ہے جس اور اسی طرح معاشرے کو احتساب میں لاکر پرسکون معاشرہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان میں احتساب کے نظام کو مثالی بنانے کے لیے اصول

۱۔ ہر انسان اپنے ہر کام کیلئے جواب دہ ہے:

"اگر فرات کے کنارے کتا بھی بھوکا مر گیا تو عمر اس کا جواب دہ ہے"
(حضرت عمرؓ)

انسان کو اپنے ہر کئے گئے کاموں کا بھی بخوبی علم ہوتا ہے اور اسی طرح وہ اپنے اچھے اور برے کاموں کے لیے حساب لینے اداروں کے سامنے اس کا جواب دہ ہوگا۔ اگر کسی کو بھی یہ احساس نہ ہو کہ وہ جو کچھ بھی کرتا پھرے اس سے اس کی کوئی پوچھ گچھ نہ ہوگی۔ اگر یہ احساس ہر انسان کو ہوگا کہ وہ اپنے ہر کئے گئے فیصلے کا پوری طرح ذمہ دار ہے تو اس سے معاشرے میں احتساب کا نظام بہتر بنایا جا سکتا ہے

"تم میں ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا"
(بخاری)

Date..................

2- معاشرے میں خود کا احتساب کرنے کا فروغ پیدا کرنا:-

"وہ شخص کامیاب ہو گیا جو اپنا احتساب کرتا ہے"
(حضرت علیؓ)

معاشرے میں اگر خود احتسابی کا عمل کو عام کر دیا جائے
اور جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں ان کو یہ احساس دلا دیا جائے کہ
انسان اپنا خود احتساب کرکے اپنے آپ کو بہتر بنا سکتا ہے
اس سے ہونے والی معاشرتی برائیوں پر بھی کافی گہرا اثر پڑے
گا اور معاشرے میں اس کا احتساب سے امن قائم کرنا بہت
آسان ہو جائے گا۔ آپ ﷺ کے دور میں صحابہ کرامؓ خود کا احتساب
کیا کرتے تھے جس سے برائیوں میں کمی واقع تھی۔ ایک بار حضرت
عمرؓ کے بیٹے نے انگور کا رس زیادہ دیر کے لیے رکھ دیا اور جب وہ اٹھے
اور انھوں نے پیا تو ان کو نیند آگئی تو ان کو لگا یہ شراب بن گئی
ہے تو انھوں نے مسلمانوں کو کہا کہ ان کو سزا دی جائے تاکہ وہ
آخرت کی سزا سے بچ جائیں۔

"اللہ تمہاری صورتوں کو نہیں بلکہ تمہارے
دلوں کو دیکھتا ہے"
(مسلم)

one reference is enough for a single argument.........

3- قانون کی نظر سب لوگ برابر ہوں گے:-

Date

"قانون سے بالاتر کوئی نہیں ہوتا"
([illegible])

احتساب قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ جو قانون لاگو کیا گیا ہے اس کے اندر سب برابر ہوں اور کسی بھی فیصلے میں لچک نہ دکھائی جائے تاکہ قانون نافذ کرکے معاشرے میں برائیوں اور خامیوں کو روکا جا سکے۔ اگر کسی انسان کو قانون سے بالاتر کر دیا جائے تو معاشرے میں بیگاڑ پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اس معاشرے میں افراتفری پھیلنے کا واقع زیادہ ہوتے ہیں۔

"اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں"
(بخاری مسلم)

4- دنیا اور آخرت کے اندر جو احتساب ہونا ہے اس کو عام کرنا:

"قیامت کے دن بندے کے قدم نہیں ہلیں گے جب تک اس سے سوال نہ کیا جائے"
(ترمذی)

پاکستان کے اندر چونکہ زیادہ تر مسلمان رہتے ہیں تو ان کے اندر دنیا اور آخرت میں احتساب کے نظام کو پھیلا کر احتساب کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ یہ دنیا کا دستور رہا ہے جب ایک بڑی قوم کے اندر ایک قانون نافذ ہوتا ہے تو جو اقلیتیں ہوتی ہیں وہ خود بھی برائیوں سے دور رہتی ہیں تو اس کے ذریعے

Date..........

پاکستان کے نظام کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔

آیت:۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ

(الزلزال)

ترجمہ:۔

"جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا"

5- اجتماعی ذمہ داری کا احساس لوگوں کو دینا:۔

"جب اچھے لوگ چپ کر جاتے ہیں تو ناانصافی شروع ہو جاتی ہے"

(لارڈ میکلس)

احتساب کے نظام کو بہتر بنانا ایک اجتماعی ذمہ داری ہے جو ہر ایک پر فرض ہے اور اس کے لیے ہر وقت کوشش کرنا چاہیے اور ملک کے قانون کو اتنا بہتر بنانے میں چین سو سال سے زیادہ کا عرصہ لگا جو وقتاً فوقتاً ان کے قوم کے لوگوں نے اور مختلف ادوار میں تجربہ رکھنے والے لوگوں نے حکومت کے ساتھ مل کر ٹھیک کیا ہے اور اس کے احتساب کے نظام کی مثالیں پوری دنیا دیتی ہے۔ اسی طرح پاکستان کے پڑھے لکھے لوگوں کو ساتھ ملا کر اس کو بہتر بنایا جاسکتا ہے اس کو قرآن نے نیکی کا کہہ کر ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا حکم دیا ہے۔

Date ....

آیت :

تعاونو علی البر والتقوی

(المائدہ)

ترجمہ :

"اور نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو"

~~6۔ اختیار کو ایک امانت سمجھنا اور~~

6۔ اختیار کو ایک امانت سمجھ کر احتساب کرنا :

"قیامت اختیار نہیں ذمہ داری ہے"

(ابراہم لنکن)

جب کسی کے پاس اختیار آتا ہے تو اس پر ایک بھاری ذمہ داری احتساب بھی عائد ہوتی ہے اور احتساب کو ایک امانت کے ساتھ پوری کرنی چاہیے۔ خلافت راشدہ کے دور میں جب کسی کو اختیار دیا جاتا تو وہ اس کو بخوبی پورا کرتا۔ حضرت علیؓ کو یمن کا چیف جسٹس بنایا ہوا تھا تو انھوں اس کو امانت سمجھ کر ادا کیا تو ان سے بہت لوگوں نے متاثر ہو کر اسلام بھی قبول کر لیا تو اس طرح لوگوں نے ان کی امانت کو بخوبی پورا ہوتے دیکھ کر احتساب ہوتے ہیں پر امید ہوتے تھے

"ہر ذمہ داری امانت ہے، اور قیامت کے دن باعث ندامت ہوگی"

(مسلم)

Date............

7- **حکمران کا بھی احتساب لیا جائے گا:**

"اگر میں غلطی کروں تو مجھے درست کرو"
(حضرت ابوبکرؓ)

حکمران کا احتساب اگر کسی معاشرے میں ایک عام انسان کی طرح ہونے لگے تو وہ معاشرہ کبھی تباہ نہیں ہو سکتا۔ پاکستان میں گزشتہ آئینی ترمیم کو پاس کروا کر پریزیڈنٹ اور فوج کے سپہ سالار کو قانون سے بالاتر کر دیا گیا ہے تو اس سے معاشرے میں بدامنی پھیلے گی جس کے اثرات کئی دہائیوں تک چلے گے۔ تو اس طرح سے لوگ بھی متنفر ہوتے ہیں۔ تو ہر حکمران کا احتساب ہونا لازم ہے تاکہ کسی کو بھی معاشرے میں بیگاڑ پیدا کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

> "جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو"
> (بخاری)

8- **احتساب کرتے وقت شفافیت اور دیانت داری سے کام لینا:**

"شفافیت سب سے بہترین احتساب ہے"
(تھومس لوشیو)

Date

۱ احتساب کرتے وقت، دیانت داری اور شفافیت دو ایسے پہلو ہیں جن کو پورا کیے بغیر احتساب کو پورا کرنا نا ممکن ہے۔ اس لیے جو کوئی فیصلے کے لئے کسی شخص کے پاس جائے تو جو کچھ بیان کیا جائے اس کو سب کے سامنے دیانت داری کے ساتھ دیکھ کر فیصلہ کرے اور فیصلہ کرتے وقت کسی قسم کا دوہرا معیار نہ اپنائے اور شفافیت کے ساتھ کام لے۔ اس طرح شفافیت اور دیانت داری کے معیار کو بہتر بنا کر احتساب کے نظام کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اگر کسی کی گواہی آئی ہے تو لوگوں کو اس کے سامنے پیش کر دے۔

آیت:

ولا تکتمو الشھادۃ

(البقرہ)

ترجمہ:

"اور گواہی کو مت چھپاؤ"

۹۔ عدل وانصاف کے ساتھ احتساب کرنا:

آیت:

ان اللہ یامر بالعدل

(النحل)

ترجمہ:

"بے شک اللہ عدل کا حکم دیتا ہے"

احتساب کا دارومدار عدل و انصاف پر ہے اگر عدل و انصاف کو اس سے نکال دیا جائے تو احتساب بے معنی ہو جاتا ہے۔ آپ نے بھی جب فیصلہ کرتے دو لوگوں کے درمیان تو عدل سے کام لیتے تھے۔ جب قریش کی کسی لڑکی نے چوری کی تو اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور جب کسی نے ان سے سفارش کی تو انھوں نے بتایا کہ تم سے پہلی قومیں بھی اسی وجہ سے تباہ ہو گئی تھیں۔ تو احتساب کا نظام بہتر بنانے کے لیے عدل و انصاف سے کام لینا ہوگا اور جس کی جو سزا بنتی ہے وہ اس کو دینی ہوگی۔

"انصاف یہ ہے ہر شخص کو اس کا حق دے دو"
(لارڈ ہیبلن)

add a few more arguments................

حاصل کلام

پاکستان میں احتساب کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے اگر درج ذیل نکات پر عمل کر لیا جائے تو ایک مثالی احتساب کا نظام قائم کیا جاسکتا ہے اور اس کو دنیا کو دکھایا بھی جاسکتا ہے تاکہ وہ ہم سے متاثر ہو کر اس کو اپنے ملکوں میں لاگو کریں اور اس نظام کو قائم کرنے کیلئے حکومت اس احتساب کے ماہرین کو اپنے ساتھ ملا کر اس میں جو کمیاں رہ گئی ہے اس کو بھی ختم کر سکتا ہے جس کا ذکر قرآن اور سنت میں ہمیں نہیں ملتا۔

10